حرمت مصاہرت

4 February 2016 at 00:06

اسلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ
خاوند رات کو گھر آیا تو...آرام کے لیئے بستر پہ لیٹ گیا..کچھ وقت بعد بیوی سے ملنے کی خواہش ہوئی...شہوت کی حالت میں اپنے زعم میں بیوی کو ہاتھ لگایا..اور بلکہ غالبا پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرا....کمر کی طرف....شہوت کیساتھ...تب یکدم پتہ چلا کہ وہ بیٹی ہے....
لڑکی بالغہ ھے...اورموٹا کپڑا نہیں پہنا ھے۔
اب کیا حکم؟؟جواب باالدلیل مرحمت فرمایئے گا ۔
احسن الفتاوی 5/84
فتاوی محمودیہ 358/11
کفایت المفتی 5/176

.2
ایک مفتی صاحب نے یہ جواب دیا کہ
قاضی خان نے حرمت مصاہرت کی ایک شرط یہ بتائی ہے کہ جس کو شہوت سے چھوا ہے جماع کی خواہش بھی اسی پر ہو، جبکہ مذکورہ صورت میں شہوت اور جماع کی خواہش بیوی پر ہے اور چھوا بیٹی کو ہے اس لیے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی! مزید تفصیل امداد الاحکام (2/798-809)

کیا یہ جواب صحیح ھے ؟

-3
اور اگر صرف حا لت شہوت میں اچٹتا ہوا ہاتھ باپ کا بیٹی پر پڑ جائے-اس کا بھی اوپر جیسا حکم ھے یا نہیں ؟
احسن الفتاوی 5/84

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب حامداً ومصلياً ومسلماً

کسی مرد کا کسی عورت کو چھونے کی وجہ سے حرمت مصاہرت ثابت ہونے کیلئے مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) جس عورت کو چھوا ہو وہ مشتہاۃ ہو یعنی جس کی طرف شہوت پیدا ہوتی ہو (اور اس کی کم سے کم عمر ۹ سال ہے)

(۲) عورت کو شہوت کے ساتھ چھوئے۔

(۳) بلا حائل چھونے سے شہوت آجائے یا حائل ایسا ہو کہ اس سے جسم کی حرارت محسوس ہوتی ہو جیسے باریک کپڑا۔

(۴) شہوت اسی عورت پر ہو کسی دوسری عورت پر نہ ہو۔

(۵) اگر شہوت پہلے سے موجود ہو تو اس کو چھونے سے شہوت مزید بڑھ گئی ہو۔

(۶) شہوت کیوجہ سے اس عورت کے لئے غلط خیال (شہوت جماع) دل میں پیدا ہوا ہو۔

(۷) جسم کے جس حصہ کو چھوئے وہ نسبتاً اتنے موٹے کپڑے سے ڈھکا ہوا نہ ہو جس سے جسم کی حرارت محسوس نہ ہو۔

(۸) اس وقت انزال بھی نہ ہوا ہو۔ (ماخذہٗ امداد الاحکام ج ۲ ص ۷۹۷ تا ۸۰۹)

اگر مذکورہ بالا شرائط میں سے کوئی شرط بھی نہ ہو تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔

(1)۔۔۔اس تمہید کے بعد واضح رہے کہ آپ کے ہاتھ لگانے کے بعد جب آپ کو اندازہ ہوا کہ یہ بیٹی ہے، بیوی نہیں، اور آپ کی شہوت میں اضافہ نہیں ہوا تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوئی اور آپ پر آپکی بیوی بھی حرام نہیں ہوئی، لیکن آئندہ احتیاط سے کام لیں۔ اور دونوں کے بستر ے الگ کروائیں۔

(3،2)۔۔۔جی ہاں! یہ دونوں باتیں درست ہیں، تفصیل اوپر آچکی ہے۔

الفتاوى الهندية (1/ 275)

ويشترط أن تكون المرأة مشتهاة كذا في التبيين والفتوى على أن بنت تسع محل الشهوة لا ما دونها كذا في معراج الدراية وقال الفقيه أبو الليث ما دون التسع سنين لا تكون مشتهاة وعليه الفتوى كذا في فتاوى قاضي خان وحكي عن الشيخ الإمام أبي بكر رحمه الله تعالى أنه كان يقول ينبغي للمفتي أن يفتي في السبع والثمان أنه لا تحرم إلا إن بالغ السائل أنها عبلة ضخمة جسيمة فحينئذ يفتي بالحرمة كذا في الذخيرة والمضمرات فلو جامع صغيرة لا تشتهى لا تثبت الحرمة كذا في البحر الرائق ولو كبرت المرأة حتى خرجت عن حد المشتهاة يوجب الحرمة لأنها دخلت تحت الحرمة فلم تخرج بالكبر ولا كذلك الصغيرة كذا في التبيين۔

حاشية ابن عابدين (3/ 35)

فتحصل من هذا أنه لا بد في كل منهما من سن المراهقة وأقله للأنثى تسع وللذكر اثنا عشر لأن ذلك أقل مدة يمكن فيها البلوغ كما صرحوا به في باب بلوغ الغلام وهذا يوافق ما مر من أن العلة هي الوطء الذي يكون سببا للولد أو المس الذي يكون سببا لهذا الوطء ولا يخفى أن غير المراهق منهما لا يتأتى منه الولد

(۲)الفتاوى الهندية (1/ 275)

ثم المس إنما يوجب حرمة المصاهرة إذا لم يكن بينهما ثوب أما إذا كان بينهما ثوب فإن كان صفيقا لا يجد الماس حرارة الممسوس لا تثبت حرمة المصاهرة وإن انتشرت آلته بذلك وإن كان رقيقا بحيث تصل حرارة الممسوس إلى يده تثبت كذا في الذخيرة۔

الفتاوى البزازية، الباب حرمت عليه امرأته قبيل الرابع في الرضاع (2/ 7)

* أركبها على الدابة وأنزلها وبينهما ثوب ثخين لا تثبت الحرمة *

(۳)الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (3/ 33)

قلت: ويشترط وقوع الشهوة عليها لا على غيرها لما في الفيض لو نظر إلى فرج بنته بلا شهوة فتمنى جارية مثلها فوقعت له الشهوة على البنت تثبت الحرمة، وإن وقعت على من تمناها فلا

الفتاوى الهندية (1/ 274)

وكما تثبت هذه الحرمة بالوطء تثبت بالمس والتقبيل والنظر إلى الفرج بشهوة كذا في الذخيرة سواء كان بنكاح أو ملك أو فجور عندنا كذا في الملتقط۔

الفتاوى الهندية (1/ 275)

والشهوة تعتبر عند المس والنظر حتى لو وجدا بغير شهوة ثم اشتهى بعد الترك لا تتعلق به الحرمة وحد الشهوة في الرجل أن تنتشر آلته أو تزداد انتشارا إن كانت منتشرة كذا في التبيين وهو الصحيح كذا في جواهر الأخلاطي وبه يفتى كذا في الخلاصة

(۶)الفتاوى البزازية، الباب حرمت عليه امرأته (2/ 7)

* وحدّ الشهوة أن يشتهي أن يواقعها ويميل قلبه إليها أما تحرك الآلة أو الانتشار ليس بشرط في الصحيح والدوام على المس ليس بشرط وتقبل الشهادة على الإقرار بالقبلة والمس أما على نفسهما بشهوة اختار الإمام البزدوي أنه يقبل واختار الإمام الفضلي عدم القبول * والمختار في حد

المشتهاة أن تكون بنت تسع قال صاحب المحيط ولا يفتى في بنت سبع أو ثمان بالحرمة إلا إذا بالغ الشاهد وقال أنها عبلة ضخمة فحينئذ يفتى بالحرمة۔

المحيط البرهاني، الفصل الثالث عشر في بيان أسباب التحريم (3/ 167)

وكثير من المشايخ لم يشترطوا الانتشار، وجعلوا حدّ الشهوة أن يميل قلبه إليها ويشتهي جماعها.

فتاوى قاضيخان –باب في المحرمات (1 / 177)

وقال عامة العلماء الشهوة أن يميل قلبه إليها ويشتهي أن يواقعها والنظر إلى الفرج عن الشهوة يثبت حرمة المصاهرة-------------- **واللہ اعلم بالصواب**

الجواب صحیح

محمد عبد المنان (عفی عنہ)

نائب مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۱/ جمادی الثانیہ/1437ھ

۳۱/ مارچ/2016ء

محمد (عفی عنہ)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۰/ جمادی الثانیہ/1437ھ

۳۰/ مارچ/2016ء